نماز کے مُفسدات

نماز کے دوران لاعلمی یا بے توجہی میں بسا اوقات ایسے کام ہو جاتے ہیں جن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے اور اُس کا لوٹانا ضروری ہوتا ہے، ایسے اُمور کو مفسداتِ صلاۃ کہا جاتا ہے۔

رسالہ ہٰذا میں ترتیب و تسہیل کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے نماز کے مفسدات کو تخریج و حوالہ جات کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے، جس کو پڑھ کر اِن شاء اللہ نماز میں واقع ہونے والی بڑی کوتاہیوں سے بڑی حد تک بچا جا سکتا ہے۔

مرتب: محمد سلمان غفرلہ

فہرست

مُفسداتِ نماز

مُفسداتِ نمـــاز

نماز کو فاسد کرنے والی چیزوں کی تفصیل

فساد اور بطلان کے معنیٰ کی وضاحت:

عبادات کے اندر فساد اور بطلان دونوں ایک ہی معنیٰ میں اِستعمال ہوتے ہیں، یعنی ”خروج العبادة عن کونها عبادة بسبب فوات بعض الفرائض“یعنی کسی عبادت کا کسی فرض کے فوت ہوجانے کی وجہ سے عبادت ہونے کے معنیٰ سے نکل جانا، اِسی لئے اُس عبادت کی ادائیگی دوبارہ ضروری ہوتی ہے۔

نماز کو فاسد کرنے والی چیزیں مندرجہ ذیل ہیں:

نماز کے دوران کلام کرنا

نماز کے دوران بات کرنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، خواہ: قلیل ہو یا کثیر، جان کر ہو یا بھولے سے، اِرادۃً ہو یا غیر اِرادی طور پر منہ سے نکل جائے، سوتے ہوئے ہو یا جاگتے ہوئے، اختیاری طور پر ہو یا اضطراری طور پر، ضرورۃً ہو یا بغیر ضرورت کے، اِسی طرح جہالت کی وجہ سے ہو یا علم رکھنے کے باوجود کیا ہو، بہر صورت نماز ٹوٹ جائے گی۔(الدر المختار:1/613)

کلام کی تعریف:

کلام کی تعریف یہ ہے کہ: ”هُوَ النُّطْقُ بِحَرْفَيْنِ أَوْ حَرْفٌ مُفْهَمٌ“ یعنی کلام اُس کو کہا جاتا ہے جو کم از کم دو حرفوں پر یا ایک ایسے با معنی حرف پر مشتمل ہو جس سے کوئی مفہوم سمجھا جاتا ہو، جیسے عربی میں ”قِ“ بمعنی بچا، ”عِ“ بمعنی حفاظت کر۔(الدر المختار:1/613)

بعض فقہاء نے کلامِ مُفسِد کی یہ تعریف کی ہے ”مَا يُعْرَفُ فِي مُتَفَاهَمِ النَّاسِ“۔(الجوہرۃ:164)

یعنی کلام اُسے کہتے ہیں جس کو عرفِ عام میں ایک دوسرے کو سمجھنے سمجھانے میں اِستعمال کیا جاتا ہو، خواہ اُس کے حروف ہوں یا نہیں، مثلاً: گدھے کو ہانکنے کیلئے آواز نکالنے سے بھی نماز فاسد ہوجائے گی۔

کلام فی الصلوۃ کا حکم:

اِس پر سب کا اتفاق ہے کہ نماز کے دوران کلام کرنے سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، البتہ کون سا کلام فاسد کرتا ہے اور کون سا نہیں، اِس میں اختلاف ہے:

- احناف رحمۃ اللہ علیہم : مطلقاً ممنوع ہے، خواہ کسی بھی طرح کا ہو۔
- مالکیہ رحمۃ اللہ علیہم : اگر اصلاحِ صلاۃ کے لئے ہو تو مفسد نہیں۔
- شوافع رحمۃ اللہ علیہم: نسیاناً یا جہلاً عن الحکم ہو تو مفسد نہیں، بشرطیکہ قلیل ہو۔
- حنابلہ رحمۃ اللہ علیہم : اگر تمامیتِ صلاۃ کے اعتقاد کے ساتھ ہو تو مفسد نہیں۔(درسِ ترمذی:2/151)

کلام فی الصلوۃ کی مُمانعت:

حضرت زید بن ارقم رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ پہلے نماز میں ایک دوسرے سے بات چیت کرلیا کرتے تھے، چنانچہ ہم میں سے کوئی اپنے کسی بھائی سے اپنی حاجت کیلئے بات کرلیا کرتا تھا، یہاں تک کہ ﴿حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ﴾ نازل ہوئی اور ہمیں نماز کے دوران خاموشی اختیار کرنے کا حکم دیدیا گیا۔«كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصَّلاَةِ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا أَخَاهُ فِي حَاجَتِهِ» حَتَّى نَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ: {حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلاَةِ الوُسْطَى وَقُومُوا لِلَّهِ قَانِتِينَ} [البقرة: 238] «فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوتِ»۔(بخاری:4534)

حضرت مُعاویہ بن حکم سُلمی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا یہ اِرشاد نقل فرماتے ہیں کہ بے شک اِس نماز میں لوگوں کے کلام کے مُشابہ کوئی چیز درست نہیں، یہ نماز تو تسبیح، تکبیر اور قرآن کریم کی تلاوت کا نام ہے۔إِنَّ هَذِهِ الصَّلَاةَ لَا يَصْلُحُ فِيهَا شَيْءٌ مِنْ كَلَامِ النَّاسِ، إِنَّمَا هُوَ التَّسْبِيحُ وَالتَّكْبِيرُ وَقِرَاءَةُ الْقُرْآنِ۔(مسلم:537)

بغیر عُذر کے کھانسنا

بغیر عُذر کے اِس قدر کھانسنا کہ جس سے کم از کم دو حرفوں کی آواز پیدا ہوجائے، جیسے: اُح اُح۔اِس سے بھی نماز فاسد ہوجاتی ہے۔

عذر کا مطلب یہ ہے کہ طبیعت خراب ہو یا کوئی غرضِ صحیح یعنی معقول وجہ ہو، مثلاً: تحسینِ صوت کیلئے کھانسا جائے یعنی قراءت کرنے والا اپنے گلے اور آواز کو صاف کرنے کیلئے کھانسے یا اپنے امام کو کسی غلطی پر

مطلع کرنے کیلئے کھانسا جائے یا کسی کو اپنے نماز میں ہونے کی اطلاع دینے کیلئے کھانسا جائے تو نماز فاسد نہ ہوگی، اِس لئے کہ اِس سے غرضِ صحیح وابستہ ہے۔ پس خلاصہ یہ ہے:

- اگر طبیعت کے خراب ہونے کی وجہ سے ہو۔ نماز فاسد نہ ہوگی۔
- تحسینِ صوت کیلئے گلا صاف کرنے کی غرض سے ہو۔ نماز فاسد نہ ہوگی۔
- اپنے امام کو کسی غلطی پر متنبّہ کرنے کیلئے ہو۔ نماز فاسد نہ ہوگی۔
- کسی کو اپنے نماز میں ہونے کی اطلاع دینے کیلئے ہو۔ نماز فاسد نہ ہوگی۔
- مذکورہ بالا اعذار میں سے کسی عذر کی وجہ سے نہ ہو۔ نماز فاسد ہوجائے گی۔(الدر المختار:1/619)

کھانسنے کے مُفسدِ نماز ہونے میں ائمہ کا اختلاف :

- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: نماز کے دوران کھانسنا خواہ ضرورۃً ہو یا بغیر ضرورت کے، نماز فاسد نہیں ہوتی، ہاں! اگر کثیر ہو یا تلاعب یعنی کھیل کے طور پر ہو تو نماز فاسد ہوجاتی ہے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: نماز کے دوران کھانسنا اگر کسی ضرورت یا غرضِ صحیح کی وجہ سے ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی ورنہ فاسد ہوجاتی ہے۔(الفقہ علی المذاہب الأربعۃ:1/271)(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:27/122)

درد کی وجہ سے آواز کے ساتھ کراہنا یا رونا

نماز میں آہ کہنا، کراہنا،، اُف کہنا یا رونا۔ یہ سب کام اگر جنّت یا دوزخ کے تذکرہ کی وجہ سے ہوں، مثلاً تلاوت کے دوران جنت یا جہنم کا ذکر آگیا اور اُس کی وجہ سے آواز نکل گئی تو نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور اگر

تکلیف کی وجہ سے ہوں اور ان میں آواز نکل جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، ہاں! اگر درد کی وجہ سے مجبور ہو کر کسی مریض کی آواز نکل جائے تو نماز نہیں ٹوٹے گی۔ پس خلاصہ یہ ہے:

- جنّت یا جہنم کے تذکرہ کی وجہ سے آواز نکل جائے۔ نماز فاسد نہ ہو گی۔
- تکلیف کی وجہ سے نکل جائے اور روکنے کی طاقت نہ ہو۔ نماز فاسد نہ ہو گی۔
- تکلیف کی وجہ سے آواز نکلے اور روکنے کی طاقت ہو۔ نماز فاسد ہو جائے گی۔(الدر المختار:1/619)

کلام النّاس کے مُشابہ دعاء کرنا

نماز کے دوران ایسی دعاء کرنا جو لوگوں کی باہمی گفتگو اور کلام کے مشابہ ہو۔ اور کی پہچان کا معیار یہ ذکر کیا گیاہے: ” هُوَ مَا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ وَلَا فِي السُّنَّةِ وَلَا يَسْتَحِيلُ طَلَبُهُ مِنْ الْعِبَادِ “ یعنی وہ دعاء جو قرآن کریم میں، سنّتِ رسول میں نہ ہو اور اُسے بندوں سے مانگا جاسکتا ہو، جیسے یوں کہا جائے ”اے اللہ مجھے مال دیدے“ یا ”فلاں سے میرا نکاح کرادے“ یہ ایسی دعاء ہے جو قرآن وحدیث میں نہیں اور لوگوں سے بھی مانگی جاسکتی ہے، پس اِس سے نماز فاسد ہو جائے گی، اور یہ کہنا ”اے اللہ! میری مغفرت فرمادیجئے“ اِس سے نماز فاسد نہ ہو گی، کیونکہ مغفرت تو صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے۔ پس خلاصہ یہ نکلا:

- ایسی دعاء مانگنا جو قرآن وسنت میں مذکور ہو۔ نماز فاسد نہ ہو گی۔
- جو قرآن وسنت میں مذکور نہ ہو اور کلام النّاس کے مُشابہ نہ ہو۔ نماز فاسد نہ ہو گی۔
- قرآن وسنت میں مذکور نہ ہو اور کلام النّاس کے مُشابہ ہو۔ نماز فاسد ہو جائے گی۔(الدر المختار:1/619)

نماز کے دوران سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا

نماز کے دوران کسی کو سلام کرنا، جس کو سلامِ تحیّہ کہا جاتا ہے، اِس سے مطلقاً نماز فاسد ہو جاتی ہے، خواہ جان کر کیا ہو یا بھولے سے، حتیٰ کہ اگر "عَلَیْکُمْ" بھی نہ کہا جائے تب بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

اور سلام کا جواب دینے کی تفصیل یہ ہے کہ اگر زبان کے ذریعہ جواب دیا گیا جائے یا سلام کی نیت سے مصافحہ کیا جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی اگرچہ بھولے ہی سے جواب دیا گیا ہو، اور صرف ہاتھ سے اِشارے کے ذریعہ جواب دینے سے نماز فاسد تو نہ ہوگی البتہ مکروہ ہو جائے گی۔(الدر المختار:1/615)

اِشارے سے سلام کا جواب دینے کا حکم:

نماز کے دوران کسی کے سلام کا جواب الفاظ کے ساتھ دینا جائز نہیں، اور اس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، جیسا کہ اِس کی تفصیل ابھی گزری ہے اور اشارے سے کسی کو جواب دینا بالاتفاق مفسدِ صلاۃ نہیں۔ البتہ اس کے جواز اور عدمِ جواز کے بارے میں اختلاف ہے کہ اِشارے سے سلام کا جواب دینا جائز ہے یا نہیں:

- امام مالک و احمد رحمۃ اللہ علیہما: بلا کراہت جائز ہے۔
- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: مکروہ ہے۔
- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ: مستحب ہے۔(درسِ ترمذی:2/139)

نماز کے دوران سلام پھیردینا

نماز سے نکلنے کیلئے سلام پھیر دینا"سلامِ تحلیل" کہلاتا ہے، اِس سے نماز اُس وقت فاسد ہوتی ہے جبکہ جان کر سلام پھیرا جائے، اور اگر بھولے سے سلام پھیرا ہو، مثلاً: یہ گمان کر کے سلام پھیرا ہو کہ نماز ختم ہو گئی ہے، حالآنکہ نماز باقی ہو تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔(الدر المختار:1/615،616)

پس نماز کے دوران سلام خواہ سلامِ تحیّہ ہو یا سلامِ تحلیل، دونوں کا خلاصہ یہ ہے:

- زبان سے کسی کے سلام کا جواب دینا۔ نماز فاسد ہو جائے گی۔
- سلام کی نیت سے کسی سے مصافحہ کرنا۔ نماز فاسد ہو جائے گی۔
- اشارے کے ذریعہ کسی کے سلام کا جواب دینا۔ نماز فاسد نہیں ہو گی۔
- جان کسی کو سلام کرنا خواہ عمداً ہو یا سہواً۔ نماز فاسد ہو جائے گی۔
- جان بوجھ کر نماز کے دوران سلام پھیر دینا۔ نماز فاسد ہو جائے گی۔
- نماز کے دوران بھولے سے سلام پھیر دینا۔ نماز فاسد نہیں ہو گی۔

نماز کے دوران چھینک کا جواب دینا

کسی کی چھینک کا جواب "یَرْحَمُكَ اللهُ" کے ذریعہ دینے سے نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر خود اپنے چھینکنے پر "یَرْحَمُكَ اللهُ" کہا تو فاسد نہیں ہو گی۔ نمازی کا کسی شخص کے چھینک پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا اگر جواب کے طور پر ہو تو نماز فاسد نہیں ہو گی، اِس لئے کہ "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" جواب کے طور پر استعمال نہیں ہوتا۔ اور اگر اُس کو چھینکنے پر "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ" کی تعلیم دینے کیلئے ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی، اور اگر جواب یا تعلیم میں سے کوئی

نیت نہ ہو تب بھی نماز فاسد نہ ہوگی۔ اور خود نماز کا اپنے چھینکنے پر "الحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا اگرچہ مکروہ ہے لیکن نماز اِس سے فاسد نہیں ہوگی.............................. پس خلاصہ یہ نکلا:

نماز پڑھنے والا اپنے چھینکنے پر کچھ کہے گا یا دوسرے کے چھینکنے پر، پھر اِن میں سے ہر صورت کے اندر دو دوصورتیں ہیں: "یَرْحَمُكَ اللہُ" کہے گا یا "الحَمْدُ لِلّٰہِ"، اِس طرح کُل چار صورتیں بن گئیں:

1. خود اپنے چھینکنے پر "یَرْحَمُكَ اللہُ" کہا ہو۔ فاسد نہیں ہوگی۔
2. خود اپنے چھینکنے پر "الحَمْدُ لِلّٰہِ" کہا ہو۔ فاسد نہیں ہوگی۔
3. دوسرے کے چھینکنے پر "یَرْحَمُكَ اللہُ" کہا ہو۔ نماز فاسد ہو جائے گی۔
4. دوسرے کے چھینکنے پر "الحَمْدُ لِلّٰہِ" کہا ہو۔ دیکھا جائے گا، اگر جواب کے طور پر ہو تو فاسد نہیں ہوگی، تعلیم اور یاد دہانی کے طور پر ہو فاسد ہو جائے گی، اور کوئی بھی اِرادہ نہ ہو تب بھی فاسد نہ ہوگی۔(الدر المختار:1/620)

کسی کے جواب کے طور پر ذکر و تلاوت کرنا

یعنی نماز کے دوران کوئی خوشخبری سن کر "الحَمْدُ لِلّٰہِ" کہنا، بُری خبر سن کر اِسترجاع یعنی "إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ" کہنا، کسی حیرت و تعجب کی بات پر "سبحان اللہ"، "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" یا "اللہ أَکْبَر" کہنا، کسی کی دعاء سن کر "آمین" کہنا یا کسی کو جواب دینے کی غرض سے قرآن کریم کی کسی آیت کی تلاوت کرنا مثلاً: "يَا يَحْيَى خُذِ الْكِتَابَ بِقُوَّةٍ"۔ اِن تمام صورتوں میں اگر جواب دینے کا قصد نہ ہو بلکہ اپنے

نماز میں ہونے کی اِطلاع دینا مقصود ہو تو بالاتفاق نماز فاسد نہ ہوگی، لیکن اگر جواب دینے کا اِرادہ کیا جائے تو اختلاف ہے:

امام ابویوسف رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک نماز فاسد نہ ہوگی، جبکہ حضرات طرفین رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ فاسد ہوجائے گی۔ اور یہی راجح ہے۔(عُمدۃ الفقہ:246،247)(الدر المختار:1/620،621)

اپنے اِمام کے علاوہ کسی اور کو لُقمہ دینا

نماز پڑھنے والے کا اپنے اِمام کے علاوہ کسی اور کو لُقمہ دینا بشرطیکہ تلاوت کی غرض سے نہ ہو، نماز کو فاسد کردیتا ہے، خواہ وہ دوسرا شخص لُقمہ قبول کرے یا نہیں، اِسی طرح وہ دوسرا شخص نماز میں ہو یا نہیں، ہر صورت میں نماز فاسد ہوجاتی ہے، اِس لئے کہ یہ نماز کے دوران دوسرے کو تعلیم دینا ہے جو کلام کے حکم میں ہے۔ اِسی طرح نماز کے دوران کسی ایسے شخص سے لُقمہ قبول کرنا جو نماز میں نہیں، یا اِس کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہے، یہ بھی نماز کو فاسد کردیتا ہے، اِس لئے کہ یہ نماز کے دوران دوسرے سے تعلّم یعنی سیکھنا ہے جو کلام کے حکم میں ہے۔

البتہ مقتدی کا اپنے اِمام کو لُقمہ دینا اور اِمام کا لُقمہ قبول کرلینا، خواہ بقدرِ واجب قراءت کی جاچکی ہو یا نہیں، اِمام کسی دوسری آیت کی طرف منتقل ہوچکا ہو یا نہیں، اِسی طرح ایک مرتبہ ہو یا کئی مرتبہ، ہر صورت میں نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ یہ تعلیم و تعلّم (سیکھنا سکھانا) اِصلاحِ صلوۃ کی غرض سے ہے جس کا جواز نصوص سے ثابت ہے، لہٰذا نماز فاسد نہیں ہوگی۔(الدر المختار مع ردّ المحتار:1/622)

لُقمہ دینے لینے کی مُفسد اور غیر مُفسد صورتیں:

"فتح" لُقمہ دینے کو اور "اِستفتاح" لُقمہ لینے کو کہا جاتا ہے، دوسرے الفاظ میں "فاتح" لُقمہ دینے والے کو اور "مُستفتح" لُقمہ قبول کرنے والے کو کہا جاتا ہے۔ پس اِن دونوں کے اعتبار سے لُقمہ دینے لینے کی کئی صورتیں نکلتی ہیں جن میں سے کچھ مُفسدِ صلوۃ اور کچھ غیر مُفسد ہیں، تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

1. فاتح اور قاری دونوں نماز میں نہ ہوں۔ یہ صورت ہماری بحث سے خارج ہے۔
2. فاتح غیر نماز میں اور قاری نماز میں ہو۔ قاری لُقمہ قبول کرے تو اُس کی نماز فاسد ہوگی ورنہ نہیں
3. فاتح نماز میں اور قاری غیر نماز میں ہو۔ نماز فاسد ہو جائے گی، قاری لُقمہ قبول کرے یا نہیں۔
4. فاتح اور قاری دونوں نماز میں ہوں۔ اِس کی دو صورتیں ہیں:

- فاتح اور قاری دونوں کی نماز الگ الگ ہو۔ فاتح کی نماز ہر صورت میں فاسد ہو جائے گی اور قاری اگر لُقمہ قبول کر لے تو اُس کی نماز فاسد ہوگی، ورنہ نہیں۔
- دونوں ایک ہی نماز میں امام اور مُقتدی ہوں۔ کسی کی نماز فاسد نہیں ہوگی، خواہ بقدرِ واجب قراءت کی جا چکی ہو یا نہیں، اِمام کسی دوسری آیت کی طرف منتقل ہو چکا ہو یا نہیں، اِسی طرح ایک مرتبہ ہو یا کئی مرتبہ، ہر صورت میں نماز فاسد نہیں ہوتی۔(حاشیہ ہدایہ لعبد الحی اللکنوی:265)

نماز کے دوران کھانا پینا

کھانے پینے سے مطلقاً نماز فاسد ہو جاتی ہے، خواہ جان کر ہو یا بھولے سے، قلیل ہو یا کثیر، حتی کہ اگر ایک تل بھی نگل لیا تو نماز فاسد ہو جائے گی۔ اِسی طرح بارش وغیرہ کا قطرہ یا اولا یا برف کا ٹکڑا منہ میں چلا گیا تب

بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔ہاں!اگر دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی کوئی چیز نگل لی تو اُس کی مقدار کو دیکھا جائے گا، اگر چنے کے دانے کے برابر یا اس سے زیادہ ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی ورنہ فاسد تو نہیں، مکروہ ہو جائے گی۔(الدر المختار:1/623)(عُمدۃُ الفقہ:2/257،258)

کسی چیز کو چبانا:

نماز کے دوران منہ میں کسی چیز کو چبانا اگر کثیر ہو تو اگرچہ اُس کو نگلا بھی نہ جائے تب بھی نماز فاسد ہو جائے گی، اور کثیر مقدار میں چبانے کا مطلب یہ ہے کہ تین مرتبہ لگاتار چبایا جائے، اِس سے کم چبانا عملِ قلیل ہے، اس سے نماز فاسد نہ ہو گی۔(ردّ المحتار:1/623)

صرف ذائقہ کا حلق میں اترنا:

اِس کی دو صورتیں ہیں:

1. کوئی چیز کھانے کے بعد اُس کا ذائقہ حلق میں محسوس ہو اور اُس کو نگل لیا جائے تو نماز فاسد نہیں ہو گی۔
2. کوئی چیز بعینہٖ منہ میں رکھی ہوئی ہو اور اُس کا ذائقہ حلق میں اتر رہا ہو، جیسے: پان یا کوئی میٹھی چیز وغیرہ منہ رکھی ہو اور اُس کا ذائقہ حلق میں چلا جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(ردّ المحتار:1/623)

اَکل و شرب کے مُفسد ہونے میں ائمہ کا اِختلاف:

- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: اَکل و شرب سے مطلقاً نماز فاسد ہو جاتی ہے، خواہ قلیل ہو یا کثیر، جان بوجھ کر ہو یا بھولے سے، ہاں اگر دانتوں کے درمیان پھنسی ہوئی چیز نگل لی جائے تو قلیل و کثیر کا اعتبار ہوتا ہے، چنانچہ چنے کے دانے سے کم کم ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی۔

- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: اَکل و شرب اگر بھولے سے ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی، بشرطیکہ کثیر نہ ہو، اور جان بوجھ کر کھایا جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:27/124)(الفقہ علی المذاہب:1/277)

امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہما کے نزدیک نسیان کے ساتھ ساتھ اگر جہالت اور لاعلمی کی وجہ سے بھی اَکل و شرب کرلیتا ہے تو اُس کی نماز فاسد نہیں ہوگی۔(ایضاً)

نماز کے دوران کسی دوسری نماز کو شروع کردینا

دورانِ نماز کسی اور نماز کی نیت کرنے یا اُسی نماز کو از سرِ نَو شروع کرنے کی نیت سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، البتہ اِس کے فاسد ہونے کی تفصیل ہے، جس کا خلاصہ درج ذیل ہے:

نماز کے دوران کی جانے والی نیت یا تو مغایرہ (کسی اور نماز کی) ہوگی یا متحدہ (یعنی اُسی نماز کی) ہوگی۔

پھر دونوں میں سے ہر صورت کے اندر یا تو دل سے نیت ہوگی یا زبان سے۔

اگر زبان سے نیت کی ہو تو اُس سے گزشتہ نماز فاسد ہو جائے گی، خواہ وہ نیت مغایرہ ہو یا متحدہ، اِسی طرح اُس کے ساتھ تکبیر کہی جائے یا نہیں، ہر صورت میں گزشتہ نماز ختم ہو جائے گی، اِس لئے کہ زبان سے نیت کرنا کلامِ مفسِد ہے جس سے گزشتہ نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

اور اگر دل سے کہی جائے تو وہ تکبیر کے ساتھ ہوگی یا نہیں، اگر بغیر تکبیر کے ہو تو اُس کا اعتبار نہیں، خواہ نیت مغایرہ ہو یا متحدہ، اِس لئے کہ صرف دل سے نیت کرلینا جبکہ اُس کے ساتھ تکبیر نہ کہی گئی ہو اُس کا اعتبار نہیں ہوتا۔

اور دل سے نیت ہو اور تکبیر کے ساتھ ہو تو نیتِ مغایرہ میں معتبر اور متحدہ میں غیر معتبر ہے۔یعنی اُسی نماز کی نیت کی جائے گی تو اُس کا اعتبار نہ ہو گا، جیسے: ظہر کی ایک رکعت پڑھ کر دوبارہ ظہر کی نیت کرلی تو یہ نیت لغو ہو جائے گی۔اور کسی دوسری نماز کی نیت کی جائے تو وہ معتبر ہو گی، جیسے: اگر ظہر کی نماز میں عصر کی نیت کرلی جائے، تو ظہر کی نماز فاسد ہو جائے گی۔(ردّالمحتار:1 / 623)(عُمدۃالفقہ:2/77)

نماز کے دوران قرآن کریم کو دیکھ کر تلاوت کرنا

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنے سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، خواہ ہاتھوں میں اُٹھا کر پڑھا جائے یا محض لکھے ہوئے کو دیکھ کر پڑھا جائے۔اِس لئے کہ اگر ہاتھوں میں اُٹھا کر پڑھائے جائے اور صفحے پلٹے جائیں تو عملِ کثیر لازم آتا ہے اور اگر کہیں رکھا یا لکھا ہوا دیکھ کر پڑھائے تب بھی "تلقّن من المُصحف"یعنی قرآن کریم سے سیکھنے کا معنی پایا جاتا ہے جو کسی شخص سے سیکھنے کی طرح ہے اور مفسدِ صلاۃ ہے۔ہاں! اگر کوئی شخص حافظ ہو اور بغیر اُٹھائے اپنے حافظہ سے پڑھے اور پڑھتے ہوئے صرف قرآن کریم پر نظر پڑجائے تو نماز فاسد نہ ہو گی، اِس لئے کہ اِس میں عملِ کثیر اور "تلقّن من المُصحف" دونوں میں سے کوئی معنی نہیں پایا جاتا۔ حضرات صاحبین کے نزدیک قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنا کراہت کے ساتھ جائز ہے۔پس خلاصہ یہ ہے:

1. نماز کے دوران اگر ہاتھوں میں لے کر قرآن کریم پڑھا جائے تو بالاتفاق نماز فاسد ہو جائے گی۔
2. کہیں رکھا یا لکھا ہوا ہو اور اُسے دیکھ کر صرف سمجھ لیا جائے تو نماز فاسد نہیں ہو گی۔

3. نماز پڑھنے والا حافظ ہو اور اُس کی وجہ سے دیکھ کے خود اپنے حافظہ سے پڑھے تو نماز فاسد نہ ہو گی ۔(الدر المختار:1/624)(عُمدۃ الفقہ:1/624)

نماز میں قرآن کریم کو دیکھ کر پڑھنے کا حکم:

نماز کے دوران قرآن کریم کو دیکھ کر تلاوت کی جاسکتی ہے یا نہیں، اِس میں اختلاف ہے:

- شوافع وحنابلہ رحمۃ اللہ علیہم: جائز ہے، دیکھ کر تلاوت کی جاسکتی ہے۔
- مالکیہ اور صاحبین رحمۃ اللہ علیہم: کراہت کے ساتھ جائز ہے۔
- اِمام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: نماز کے دوران قرآن کریم کو دیکھ کر تلاوت کرنا جائز نہیں، اِس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:33/57)(الدر المختار:1/624)

نماز کے دوران عملِ کثیر کرنا

نماز کے دوران ایسا کوئی عمل کرنا جو "عملِ کثیر" کی تعریف میں آتا ہو، نماز کو فاسد کر دیتا ہے، بشرطیکہ:

(1)وہ عمل نماز کی جنس میں سے نہ ہو۔ پس ایک رکعت میں دو رکوع یا تین سجدے عملِ کثیر نہ ہوں گے۔

(2)وہ عمل نماز کی اِصلاح کی غرض سے نہ کیا جائے۔ پس دورانِ نماز حدث لاحق ہونے کی صورت میں وضو کیلئے جو آنا جانا کیا جاتا ہے وہ عملِ کثیر نہ ہو گا کیونکہ وہ اِصلاح کی غرض سے ہے۔(الدر المختار:1/624)

اور اگر وہ عملِ قلیل ہو تو نماز نہیں ٹوٹتی، بشرطیکہ ایک رکن میں ہی تین مرتبہ نہ کیا جائے، ورنہ وہ بھی مُفسدِ صلاۃ ہو جاتا ہے۔(عُمدۃ الفقہ:2/254)

عملِ کثیر کی تعریفات:

عملِ کثیر کی پانچ مشہور تعریفیں ذکر کی گئی ہیں:

1. ایسا عمل کہ اس کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر ظنِ غالب ہو کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے، جس عمل سے نماز میں نہ ہونے کا ظنِ غالب نہ ہو بلکہ شبہ ہو وہ قلیل ہے۔مَا لَا يَشُكُّ بِسَبَبِهِ النَّاظِرُ مِنْ بَعِيدٍ فِي فَاعِلِهِ أَنَّهُ لَيْسَ فِيهَا وَإِنْ شَكَّ أَنَّهُ فِيهَا أَمْ لَا فَقَلِيلٌ۔
2. جو کام عادتاً دوہاتھوں سے کیا جاتا ہو جیسے ازار بند باندھنا اور عمامہ باندھنا وہ عملِ کثیر ہے، خواہ ایک ہی ہاتھ سے کرے اور جو عمل عادتاً ایک ہاتھ سے کیا جاتا ہو وہ دونوں ہاتھوں سے بھی کرے تو قلیل ہے، جیسے ازار بند کھولنا اور ٹوپی سر سے اتارنا۔مَا يُعْمَلُ عَادَةً بِالْيَدَيْنِ كَثِيرٌ وَإِنْ عُمِلَ بِوَاحِدَةٍ كَالتَّعْمِيمِ وَشَدِّ السَّرَاوِيلِ وَمَا عُمِلَ بِوَاحِدَةٍ قَلِيلٌ وَإِنْ عُمِلَ بِهِمَا كَحَلِّ السَّرَاوِيلِ وَلُبْسِ الْقَلَنْسُوَةِ وَنَزْعِهَا إِلَّا إِذَا تَكَرَّرَ ثَلَاثًا مُتَوَالِيَةً۔
3. تین حرکاتِ متوالیہ ہوں، یعنی ان کے درمیان بقدرِ رکن وقفہ نہ ہو تو عملِ کثیر ہے ورنہ قلیل۔الْحَرَكَاتُ الثَّلَاثُ الْمُتَوَالِيَةُ كَثِيرٌ وَإِلَّا فَقَلِيلٌ۔
4. ایسا عمل کثیر ہے جو فاعل کو ایسا مقصود ہو کہ اس کو عادتاً مستقل مجلس میں کرتا ہو، جیسے حالتِ نماز میں بچہ نے عورت کا دودھ پی لیا۔مَا يَكُونُ مَقْصُودًا لِلْفَاعِلِ بِأَنْ يُفْرِدَ لَهُ مَجْلِسًا عَلَى حِدَةٍ۔
5. نمازی کی رائے پر موقوف ہے، وہ جس عمل کو کثیر سمجھے وہ کثیر ہے۔التَّفْوِيضُ إِلَى رَأْيِ الْمُصَلِّي، فَإِنْ اسْتَكْثَرَهُ فَكَثِيرٌ وَإِلَّا فَقَلِيلٌ۔(الدر المختار:1/624،625)

اِن میں سے پہلی تعریف زیادہ راجح ہے، یہی وجہ ہے کہ اکثر فقہاء کرام سے اس کی تصحیح منقول ہے۔

عملِ کثیر کی تعریف میں ائمہ کا اختلاف: :

عملِ کثیر کے مُفسدِ نماز ہونے میں سب کا اتفاق ہے البتہ عملِ کثیر کسے کہتے ہیں اِس میں ائمہ کا اختلاف ہے:

- احناف ومالکیہ رحمۃ اللہ علیہم: عملِ کثیر اُسے کہتے ہیں جس کے کرنے والے کو دور سے دیکھ کر ظنِ غالب ہو کہ یہ شخص نماز میں نہیں ہے۔
- شوافع اور حنابلہ رحمۃ اللہ علیہم: عملِ کثیر کا مدار عُرف پر ہے، چنانچہ لوگ جس کام کو عملِ کثیر سمجھتے ہوں وہ کثیر ہے، ورنہ قلیل ہے۔(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:27/126)

نماز کے دوران بقدرِ رکن ستر کا کھل جانا

نماز کے دوران ستر کھل جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، البتہ اگر ستر کے کھلنے کی مقدار قلیل ہو یا کثیر مقدار قلیل وقت کے لئے کھل جائے تو اس سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔

باقی رہا یہ کہ وہ قلیل مقدار اور وقت کیا ہے، اِس کی تفصیل یہ ہے:

مقدارِ کثیر: اعضاءِ ستر میں سے کسی بھی عضو کے ایک چوتھائی یا اس سے زیادہ حصہ کھل جانا کثیر ہے اور اِس سے کم قلیل ہے۔

وقتِ کثیر: ایک رکن کو اداء کرنے کی مقدار جس کو فقہاء کرام نے تین تسبیحات یعنی تین مرتبہ "سُبحَانَ رَبِّیَ العَظِیم" کہنے کے برابر قرار دیا ہے، یہ کثیر ہے اور اِس سے کم کم قلیل ہے۔

پس مذکورہ بالا تفصیل کو سامنے رکھتے ہوئے کشفِ عورت کے مُفسِد ہونے کو یوں بیان کیا جائے گا:

نماز کے دوران اگر ستر کھل جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، بشرطیکہ اعضاءِ ستر میں سے کسی بھی عضو کا چوتھائی یا اس سے زیادہ مقدار میں حصہ کھل جائے اور اتنی دیر کھلا رہے جس میں تین مرتبہ (سُبۡحَانَ رَبِّیَ الۡعَظِیۡم) کہا جاسکتا ہو، گویا چوتھائی سے کم مقدار میں کھلنے یا کھلتے ہی فوراچھپالینے سے نماز فاسد نہیں ہوتی۔ واضح رہے کہ یہ ستر کے کھل جانے کا مسئلہ ہے اور اگر از خود جان بوجھ کر ستر کھولا جائے تو بغیر کسی تفصیل کے مطلقاً نماز فاسد ہو جاتی ہے خواہ مقدار قلیل ہو یا کثیر، اِسی طرح تھوڑی دیر کھولا جائے یا زیادہ دیر تک، بہر صورت نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ پس خلاصہ یہ ہے کہ:

1. جان کر ستر کھولا جائے: نماز فاسد ہو جائے گی
2. ربع سے کم کم حصہ کھل جائے: نماز فاسد نہیں ہو گی۔
3. ربع یا اس سے زائد کھل جائے اور فوراچھپالیا گیا ہو: نماز فاسد نہیں ہو گی۔
4. ربع یا اس سے زائد تین تسبیح کے بقدر کھل جائے: نماز فاسد ہو جائے گی۔

اِسی کو دوسرے الفاظ میں یوں بھی بیان کیا جاسکتا ہے:

اِنکشافِ ستر (ستر کے کھلنے) کی ابتداءً دو صورتیں ہیں: (1) اِنکشاف عمداً ہو گا۔ (2) اِنکشاف سہواً ہو گا۔

پہلی صورت میں نماز فاسد ہے، دوسری صورت میں مزید چار صورتیں ہیں:

1. اِنکشاف کثیر فی الزّمان الکثیر ہو گا: نماز فاسد ہو جائے گی۔
2. اِنکشاف کثیر فی الزّمان القلیل ہو گا: نماز فاسد نہ ہو گی۔
3. اِنکشاف قلیل فی الزّمان الکثیر ہو گا: نماز فاسد نہ ہو گی۔

4. اِنکشاف قلیل فی الزّمان القلیل ہوگا: نماز فاسد نہ ہوگی۔(ردالمحتار:1/409،408)

کشفِ عورۃ کے مُفسِد ہونے میں ائمہ کا اختلاف:

نماز کے دوران ستر کھل جانے سے نماز کب فاسد ہوتی ہے اِس میں ائمہ کا اختلاف ہے:

- امام شافعی و احمد رحمۃ اللہ علیہما: ستر کو قصداً کھولا جائے یا خود سے ستر کھل جانے میں مصلّی کا قصور ہو یا دیر تک کھلا رہے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، ورنہ نہیں۔
- امام مالک رحمۃ اللہ علیہ: عورۃِ غلیظہ کے کھل جانے سے مطلقاً نماز فاسد ہو جاتی ہے اور عورۃِ خفیفہ کے کھلنے سے فاسد نہیں ہوتی۔
- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: قصداً کھولنے سے مطلقاً فاسد ہو جاتی ہے اور غلطی سے کھل جائے تو اِنکشافِ کثیر میں نماز فاسد ہو جائے گی اور اِنکشافِ قلیل میں فاسد نہ ہوگی۔

پھر اِنکشافِ کثیر کی مقدار کیا ہے اِس میں خود احناف کے ائمہ ثلاثہ میں اختلاف ہے:

- امام ابو حنیفہ و محمد رحمۃ اللہ علیہما: ربعِ ثوب یا اس سے زیادہ مقدار کثیر ہے اور اس سے کم قلیل ہے۔
- امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ: نصف سے کم کم معاف ہے اور اُس سے زائد کثیر ہونے کی وجہ سے مفسد ہے ، اور نصف کے بارے میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ سے دو قول منقول ہیں:

(1) نماز ٹوٹ جائے گی، اس لئے کہ نجاست قلیل نہیں ہے۔(2) نماز نہیں ٹوٹے گی، اس لئے کہ نجاست کثیر بھی نہیں ہے۔(الفقہ الاِسلامی:1/742)(ہدایۃ:1/173، بشریٰ)

نماز کے دوران عورت کا محاذاۃ میں آجانا

نماز کے دوران کسی عورت کا مرد کی محاذاۃ (برابر یا سیدھ) میں کھڑا ہونا بھی نماز کو فاسد کر دیتا ہے، اِس لئے کہ نبی کریم ﷺ نے عورتوں کو پیچھے رکھنا کا حکم دیا ہے، پس اُن کا برابر میں کھڑا ہونا فسادِ صلاۃ کا سبب ہو گا، البتہ اِس کے فاسد ہونے کیلئے کچھ شرطیں ہیں:

محاذاتِ مُفسِدہ کی شرائط :

یعنی نماز کے دوران عورت کا محاذات میں آجانا نماز کو کب فاسد کر دیتا ہے، اِس کیلئے کچھ شرائط ہیں جو اگر پائی جائیں تو نماز فاسد ہو گی، ورنہ نہیں، اِسی لئے ان کو "محاذاتِ مفسدہ کی شرائط" کہا جاتا ہے۔

1. نماز مشترکہ ہو۔ مثلاً: دونوں کی ظہر ہو، اور اسی طرح دونوں کی اداء ہو یا دونوں کی قضاء ہو۔
2. تحریمہ ایک ہو۔ یعنی یہ عورت مرد کی اقتداء میں ہو، یا یہ دونوں کسی تیسرے کے مقتدی ہوں۔
3. نماز رکوع سجدے والی ہو۔ یعنی نمازِ جنازہ نہ ہو۔
4. عورت بالغ یا کم از کم مشتہاۃ ہو۔ چنانچہ غیر بالغ غیر مشتھاۃ کے محاذاۃ سے نماز فاسد نہیں ہو گی۔
5. عورت کے اندر صحتِ نماز کی صلاحیت ہو۔ یعنی حیض و نفاس اور جنون کی حالت میں نہ ہو
6. درمیان میں کوئی حائل نہ ہو۔ یعنی کوئی چیز حائل یا اتنی جگہ خالی نہ ہو کہ ایک آدمی بآسانی کھڑا ہو سکے
7. امام نے عورت کی امامت کی نیت کی ہو۔ پس اگر نیت نہیں کی تو خود عورت کی نماز فاسد ہو جائے گی۔
8. محاذاۃ کم از کم ایک رُکن کے برابر رہے۔ یعنی اتنی دیر جس میں تین تسبیحات کہی جاسکتی ہوں۔

فائدہ : مذکورہ بالا شرائط میں سے کوئی ایک بھی شرط اگر نہ پائی گئی تو نماز فاسد تو نہیں ہوگی، لیکن مکروہ ضرور ہو جائے گی۔ اس لئے بہر صورت اجتناب ضروری ہے۔(تسہیل بہشتی زیور:1/301)و(ہدایۃ:1/240)و(الفقہ الاسلامی:2/1266)

مُحاذاۃ کے مُفسدِ نماز ہونے میں ائمہ کا اختلاف:

- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: مرد و عورت میں سے کسی کی نماز فاسد نہیں ہوتی، البتہ مکروہ ہو جاتی ہے۔
- امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ: مرد کی نماز فاسد ہو جائے گی، جبکہ اس کے مُفسد ہونے کی مذکورہ بالا شرائط بھی پائی جاتی ہوں۔

نماز کے دوران قبلہ سے اِنحراف

نماز کے دوران قبلہ سے اِنحراف کرنا یعنی سینہ پھیر لینا اگر بیت اللہ شریف کے سامنے ہو گا تو نماز فاسد ہو جائے گی، اِس لئے کہ وہاں عینِ کعبہ کی طرف رُخ کرنا ضروری ہے، اور اگر بیت اللہ کے سامنے نہ ہو تو 45ڈگری سے کم کم اِنحراف کی صورت میں نماز فاسد نہ ہوگی، اِس لئے کہ اِس قدر اِنحراف کی گنجائش ہے، اور اگر 45ڈگری یا اس سے زیادہ اِنحراف ہو جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔

اور اگر اِنحراف بالوجہ ہو یعنی سینہ قبلہ رُخ ہوتے ہوئے صرف چہرہ پھیرا جائے تو نماز مکروہ ہو جاتی ہے، فاسد نہیں ہوتی۔ پس خلاصہ یہ ہے:

اِنحراف عن القبلہ یا تو بالوجہ ہو گا یا بالصّدر، اگر بالوجہ اِنحراف ہو تو نماز مکروہ ہوتی ہے۔ اور اگر بالصدر ہو تو بیت اللہ شریف کے سامنے ہونے کی صورت میں نماز فاسد ہو جائے گی، اور بیت اللہ شریف کے سامنے نہ

ہو تو دیکھا جائے گا کہ 45 ڈگری کے اندر اندر اِنحراف ہوا ہو تو نماز فاسد نہ ہوگی، اور 45 ڈگری یا اس سے زیادہ اِنحراف کی صورت میں نماز فاسد ہوجائے گی۔(معارف السّنن:3/379)(ردّالمحتار:1/430)

نماز کے دوران قہقہہ مار کر ہنسنا

رکوع وسجدے والی نماز کے دوران کسی بالغ شخص کا اِس قدر آواز کے ساتھ ہنسنا کہ جس کو دوسرے لوگ سن سکیں یا صرف اِسی قدر ہو کہ اُس کو خود سنا جاسکے، یہ نماز کو فاسد کردیتا ہے، خواہ جان بوجھ کر ہنسا جائے یا بھولے سے، اِسی طرح نماز میں خواہ جاگتے ہوئے ہنسا جائے یا سوتے ہوئے، ہر صورت میں نماز فاسد ہوجاتی ہے۔ سجدہ تلاوت یا نمازِ جنازہ کے دوران قہقہہ مار کر ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، لیکن نماز ٹوٹ جاتی ہے۔(عالمگیری:1/12)(الدر المختار:1/144،145)

ہنسنے کی صورتیں اور احکام:

ہنسنے کی تین صورتیں ذکر کی گئی ہیں: (1) قہقہہ۔ (2) ضحک۔ (3) تبسّم۔

"قہقہہ" اس قدر زور سے ہنسنے کو کہا جاتا ہے کہ قریب میں موجود لوگ اُس آواز کو سن سکیں۔ اِس سے نماز فاسد ہوجاتی ہے، اور اگر وہ نماز رکوع اور سجدے والی ہو، یعنی نمازِ جنازہ نہ ہو تو وضو بھی ٹوٹ جاتا ہے۔

"ضحک" اُس ہنسنے کو کہتے ہیں جس کی آواز خود سنی جائے، قریب میں موجود اُس کو نہ سن سکیں۔ اِس سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، وضو نہیں ٹوٹتا۔

"تبسّم" صرف مُسکرانے کو کہا جاتا ہے جس کی آواز نہیں ہوتی۔ اِس سے نماز اور وضو دونوں نہیں ٹوٹتے، البتہ نماز مکروہ ہوجاتی ہے۔(عالمگیری:1/12)(الدر المختار:1/145)

نماز کے دوران سوتے ہوئے قہقہہ لگانا:

اگر کوئی شخص نماز کے دوران سو جائے اور اسی حالت میں اُس کا قہقہہ نکل جائے تو وضو اور نماز ٹوٹتے ہیں یا نہیں، اِس میں اختلاف ہے، چار اقوال ہیں:

(1)وضو اور نماز دونوں ٹوٹ جاتے ہیں۔ (2)وضو اور نماز دونوں نہیں ٹوٹتے۔

(3)وضو ٹوٹ جاتا ہے، نماز نہیں۔ (4)نماز ٹوٹ جاتی ہے، وضو نہیں۔

چوتھا قول راجح ہے، چنانچہ اکثر فقہاء نے اِسی کو ترجیح دی ہے کہ ایسی صورت میں وضو نہیں ٹوٹے گا، کیونکہ اُس نے اِرادۃً قہقہہ نہیں لگایا لہٰذا نماز کی بے حرمتی کرنے والا نہیں ہے، لیکن چونکہ قہقہہ کلام کی مانند ہے اور کلام سے مطلقاً نماز فاسد ہو جاتی ہے خواہ جان کر کیا جائے یا بھولے سے، اِس لئے اِس صورت میں بھی نماز فاسد ہو جائے گی۔(الدر المختار مع الرد:1/145)(البحر الرائق: 1/42)

قہقہہ سے نماز ٹوٹنے میں ائمہ کا اختلاف:

اِس پر سب کا اِتفاق ہے کہ نماز کے دوران قہقہہ مار کر ہنسنے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے، البتہ قہقہہ کی مقدار میں قدرے اختلاف ہے:

- امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ: اِس قدر آواز سے ہنسنا کہ کم از کم اُس میں دو حرف واضح ہو جائیں۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: نماز کے دوران قہقہہ مار کر ہنسنا، خواہ حروف واضح ہوں یا نہیں، مطلقاً نماز فاسد ہو جاتی ہے۔(الفقہ علی المذاہب:1/278)(الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ:27/124)

قہقہہ سے وضوٹوٹنے میں ائمہ کا اختلاف:

خارجِ صلاۃ قہقہہ ماکر ہنسنے سے وضو نہیں ٹوٹتا، اِس لئے کہ یہ خروجِ نجاست نہیں ہے، البتہ نماز کے دوران قہقہہ سے وضوٹوٹتا ہے یا نہیں، اِس میں اختلاف ہے:

- حضرات احناف رحمۃ اللہ علیہم: وضوٹوٹ جاتا ہے۔
- ائمہ ثلاثہ رحمۃ اللہ علیہم: وضو نہیں ٹوٹتا۔(البنایۃ:1/287)

نماز کے دوران کسی فوت شدہ نماز کا یاد آجانا

صاحبِ ترتیب شخص کو نماز کے دوران فوت شدہ نماز یاد آجائے جس کی اُس نے ابھی تک قضاء نہ کی ہو تو اُس کی نماز فاسد ہو جاتی ہے، اِس لئے کہ اُس کے ذمّہ پہلے فوت شدہ نماز کو پڑھنا ضروری ہے۔ ہاں! اگر وقت تنگ ہو، یعنی اتنا وقت نہ ہو کہ پہلے فوت شدہ نماز قضاء کی جاسکتی ہو تو نماز فاسد نہ ہو گی۔ اِس لئے کہ اِس صورت میں ترتیب کی رعایت ساقط ہو جاتی ہے۔(البنایۃ:2/595)

واضح رہے کہ یہ مُفسِد صرف صاحبِ ترتیب کیلئے ہے، صاحبِ ترتیب وہ شخص کہلاتا ہے جس کے ذمہ کوئی قضاء نماز نہ ہو یا چھ سے کم کم قضاء نمازیں ہوں۔(عُمدۃ الفقہ:2/347)

فرضیتِ صلوۃ کی کسی شرط کا فوت ہوجانا

نماز کے فرض ہونے کی پانچ شرطیں ہیں: اِسلام، عقل، بلوغ، قدرت اور وقت۔ پس اِن شرائط میں سے کوئی شرط نماز کے دوران فوت ہو جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ چنانچہ:

- نماز کے دوران اگر کوئی مرتد ہو جائے (العیاذ باللہ) تو نماز فاسد ہو جائے گی۔

- نماز کے دوران جنون اور بیہوشی واقع ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی۔
- نماز کے دوران موت واقع ہو جائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، پس اگر وہ اِمام ہے تو مقتدیوں کی نماز باطل ہو گئی، اُنہیں از سرِ نَو نماز پڑھنی چاہیئے۔(الدر المختار:1/629)۔(عُمدۃ الفقہ:2/359)

نماز کے دوران صحتِ صلوۃ کی کسی شرط کا فوت ہوجانا

نماز کے صحیح ہونے کی سات شرطیں ہیں: بدن، کپڑے اور جگہ کا پاک ہونا، نیت کرنا، قبلہ رُخ ہونا، وقت کا ہونا اور ستر کا چھپانا۔ پس اِن شرائط میں سے کوئی شرط نماز کے دوران فوت ہو جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ اِس کی کئی صورتیں ہیں، چند ایک ملاحظہ ہوں:

☆ نماز کے دوران طہارت باقی نہ رہے تو نماز فاسد ہو جائے گی، جیسے: نماز کے دوران جان بوجھ کر حدث لاحق کیا جائے۔ "جان بوجھ کر" اِس لئے کہا گیا ہے کیونکہ بھولے سے حدث لاحق ہونے کی صورت میں (جبکہ وہ حدث نادر الوجود نہ ہو) بناء کر سکتے ہیں، نماز فاسد نہیں ہوتی۔(عُمدۃ الفقہ:2/259)(شامیہ:1/629)

☆ نماز کے دوران ناپاک جگہ پر بغیر کسی حائل کے سجدہ کرنا، اِس سے بھی نماز فاسد ہو جائے گی، اِس لئے کہ جگہ کا پاک ہونا صحتِ صلاۃ کی شرائط میں سے ہے۔(عُمدۃ الفقہ:2/260)(شامیہ:1/625)

☆ نماز کے دوران چوتھائی عضو کے بقدر ستر کھل جائے اور ایک رکن یعنی تین تسبیح کے بقدر کھلا رہے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، اِس لئے کہ ستر عورۃ صحتِ نماز کی شرط ہے۔(عُمدۃ الفقہ:2/260) (شامیہ:1/625)

☆ نماز کے دوران قبلہ سے سینہ پھیر لینا، اِس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ پس اگر عُذر کی وجہ سے ہو، مثلاً حدث لاحق ہونے کے بعد وضو کیلئے جانا یا نماز خوف میں دشمن کے مُقابل آتے جاتے ہوئے سینہ کا

پھر جانا، اِس سے نماز فاسد نہیں ہوتی، کیونکہ یہ عُذر کی وجہ سے ہے ، اور اگر بغیر عُذر کے ہو تو اختیاری صورت میں یعنی جبکہ اپنے اختیار سے پھرا ہو تو مطلقاً نماز فاسد ہو جاتی ہے خواہ اِنحراف قلیل ہو یا کثیر ، اور اضطراری صورت میں دیکھا جائے گا، اگر ایک رکن کی مقدار کے برابر قبلہ سے اِنحراف رہا ہو تو نماز فاسد ہو گی، ورنہ فاسد نہ ہو گی۔(عُمدۃ الفقہ:2/260)(شامیہ:1/627)

☆ نماز کے دوران نیت میں تبدیلی کے ساتھ تکبیر کہہ دینا، اِس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے ، پس اگر زبان سے نیت کہہ کر تکبیر کہی ہو تو مطلقاً نماز فاسد ہو جاتی ہے، اِس لئے کہ یہ کلام فی الصلوۃ کے حکم میں ہے جس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور اگر دل سے نیت کرکے تکبیر کہی ہو تو دیکھا جائے گا کہ اُسی نماز کی نیت دوبارہ سے کرلی ہے تو وہ نیت لغو ہو جائے گی اور نماز اپنی حالت کے مطابق چلتی رہے گی، اور اگر اُس نماز کے علاوہ کسی اور نماز کی نیت کی ہو تو وہ نماز فاسد ہو جائے گی اور دوسری نماز جس کی نیت کی ہو وہ شروع ہو جائے گی۔(شامیہ:1/623)(عُمدۃ الفقہ:2/261،77)

نماز کے دوران کسی رکن کا بالکلیہ ترک کردینا

نماز کے ارکان میں سے کسی رکن کو بوجھ کر یا بھولے سے ترک کر دیا جائے اور سلام پھیرنے سے پہلے پہلے اُس کی ادائیگی بھی نہ کی ہو، اِس سے نماز فاسد ہو جاتی ہے۔ مثلاً: کسی نے ایک سجدہ ترک کر دیا یا رکوع چھوڑ دیا اور سلام پھیرنے سے پہلے تک اُس کی ادائیگی بھی نہ کی ہو تو نماز فاسد ہو جائے گی۔(شامیہ:1/629)

نماز کے دوران کسی واجب کو عمداً ترک کردینا

نماز کے واجبات میں سے کسی واجب کو بھولے سے ترک کر دیا جائے تو سجدہ سہو لازم ہوتا ہے، اور اگر جان بوجھ کر ترک کیا جائے تو سجدہ سہو سے اُس کا تدارک اور تلافی نہیں ہوسکتی، بلکہ نماز فاسد ہو جاتی ہے، اِسلئے کہ شریعت نے سجدہ سہو کو بھولے سے ہونے والی غلطی کا تدارک قرار دیا ہے، جان بوجھ کر کی جانے والی غلطی کا نہیں۔(البحر الرائق:2/98)(عُمدۃ الفقہ:2/263)

مقتدی کا امام سے پہلے کسی رکن کو کرلینا

یعنی مقتدی اگر امام سے پہلے کوئی رکن اداء کرلے اور پھر اُس کو امام کے ساتھ یا امام کے بعد سلام پھیرنے تک اداء نہ کرے تو نماز فاسد ہو جائے گی، مثلاً: مقتدی امام کے رکوع میں جانے سے پہلے ہی رکوع کر کے فارغ ہو جائے اور پھر یہ رکوع دوبارہ امام کے ساتھ اداء نہ کرے یا نماز کے آخر تک نہ لوٹائے تو نماز فاسد ہو جائے گی، لیکن اگر سلام سے پہلے پہلے امام کے رکوع کے ساتھ ہی یا امام کے رکوع کے بعد اداء کرلیتا ہے تو نماز فاسد نہ ہوگی۔

اور نماز کے فاسد ہونے کی یہ ہے کہ امام کی معیّت میں پڑھی جانے والی نماز میں جو رکن امام سے پہلے کرلیا جائے اُس کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ امام کے ساتھ دوبارہ اُس کو اداء کرنا یا کم از کم امام کے فارغ ہونے کے بعد بھی سلام پھیرنے کے بعد اُس کو اداء کرنا ضروری ہے۔(شامیہ:1/630)(عُمدۃ الفقہ:2/263)

مسبوق کا امام سے بالکلیہ الگ ہوجانے کے بعد سجدہ سہو میں متابعت کرنا

یعنی مسبوق اگر اپنی چھوٹی ہوئی رکعت کا سجدہ کر چکا ہو اور پھر امام سجدہ سہو کرے تو مسبوق کا امام کے ساتھ سجدہ سہو میں شریک ہو جانا اُس کی نماز کو فاسد کر دیتا ہے۔ اور اِس مسئلہ کی تفصیل یہ ہے:

مسبوق امام کی نماز کے بعد منفرد کی طرح نماز پڑھتا ہے لیکن جب تک وہ اپنی چھوٹی ہوئی رکعت کا سجدہ نہ کرلے وہ من وجہٍ امام کے ساتھ متعلّق ہوتا ہے، بالکلیہ اُس کی اِنفرادیت متحقق نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ مسبوق کے اپنی چھوٹی ہوئی رکعت کے سجدہ کرنے سے پہلے پہلے اگر امام سجدہ سہو کرے تو مسبوق بھی اُس کے ساتھ سجدہ سہو کرنے کا پابند ہوتا ہے۔ لیکن اگر مسبوق اپنی چھوٹی ہوئی رکعت کا سجدہ کر چکا ہو تو اُس کی اِنفرادیت بالکلیہ متحقق ہو جاتی ہے، اب اگر وہ امام کے سجدہ سہو کرنے کی صورت میں اِمام کے ساتھ شریک ہوتا ہے تو اُس کی نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شامیہ:1/630)(عُمدۃ الفقہ:2/263)

تکبیر کہتے ہوئے ہمزہ کو مد کے ساتھ اداء کرنا

یعنی "اللہ اَکبر" کہتے ہوئے لفظِ "اللہ" یا لفظِ "اَکبر" کے شروع میں ہمزہ کو دراز کیا جائے اور "آللہ" یا "آکبر" پڑھا جائے تو نماز فاسد ہو جاتی ہے، اور اگر تکبیرِ تحریمہ میں یہ غلطی کی جائے تو نماز ہی شروع نہیں ہوتی، اِس لئے کہ اِس سے اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور کبریائی میں اِستفہام کی وجہ سے شک پیدا ہو جاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اگر یہ جان بوجھ کر کیا جائے تو فقہاء کرام نے کفر کا اندیشہ ذکر کیا ہے۔ پس نماز کے دوران ایسی فُحش غلطی کرنے سے نماز فاسد ہو جائے گی۔ (شامیہ:1/480،630)

نماز کے دوران قرآن کریم کو مجہول طریقے سے پڑھنا

یعنی حرکات کو اِس قدر لمبا اور دراز کرتے ہوئے ہوئے پڑھنا، جیسے: زبَر کو لمبا کر کے الف بنادینا، پیش کو لمبا کر کے واؤ بنادینا، اِسی طرح زیر کو دراز کرتے ہوئے یاء بنادینا، جیسے عموماً لوگ مجہول طریقے سے تلاوت کرتے ہوئے یہ غلطیاں کرتے ہیں۔

مثلاً: " اَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ " کو مجہول طریقے سے اِس طرح پڑھائے جائے، یعنی " الحمد" کی دال کے بعد واؤ بڑھادیا جائے، " لِلّٰہ" میں لام کے بعد یا ہاء کے بعد یاء بڑھادی جائے، "ربّ" میں راء کے بعد الف بڑھادیں، یہ سب فحش غلطیاں ہیں، اِن سے نماز فاسد ہو جاتی ہے، ہاں! اگر حروفِ مدّہ یا حروفِ لین میں یہ کیا جائے تو نماز فاسد نہیں ہوتی، بشرطیکہ معنی نہ بگڑے۔(شامیہ:1/630)

قراءت میں ایسی غلطی جس سے معنی بگڑ جائیں

یعنی تلاوت میں ایسی بڑی اور فحش غلطی کرنا جس سے معنی بگڑ جاتا ہو، اِس سے بھی نماز فاسد ہو جاتی ہے، اِس کی تفصیل "زَلَّةُ الْقَارِئِ " کے نام سے کتبِ فقہ میں بڑی تفصیل کے ساتھ موجود ہے۔(شامیہ:1/630)